بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُوۡرَۃُ الۡمُجَادِلَۃِ

مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تین رکوع اور بائیس آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۶ — قَدۡ سَمِعَ اللّٰہُ ۲۸/۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
قَدۡ سَمِعَ اللّٰہُ قَوۡلَ الَّتِیۡ تُجَادِلُکَ
فِیۡ زَوۡجِہَا وَ تَشۡتَکِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ٭ۖ وَ اللّٰہُ
یَسۡمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿۱﴾
اَلَّذِیۡنَ یُظٰہِرُوۡنَ مِنۡکُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِہِمۡ
مَّا ہُنَّ اُمَّہٰتِہِمۡ ؕ اِنۡ اُمَّہٰتُہُمۡ اِلَّا الّٰٓیِٴۡ
وَلَدۡنَہُمۡ ؕ وَ اِنَّہُمۡ لَیَقُوۡلُوۡنَ مُنۡکَرًا مِّنَ
الۡقَوۡلِ وَ زُوۡرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۲﴾
وَ الَّذِیۡنَ یُظٰہِرُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِہِمۡ ثُمَّ
یَعُوۡدُوۡنَ لِمَا قَالُوۡا فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مِّنۡ
قَبۡلِ اَنۡ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِکُمۡ تُوۡعَظُوۡنَ بِہٖ ؕ
وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۳﴾
فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ شَہۡرَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ
مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَسۡتَطِعۡ
فَاِطۡعَامُ سِتِّیۡنَ مِسۡکِیۡنًا ؕ ذٰلِکَ لِتُؤۡمِنُوۡا
بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ؕ وَ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ ؕ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
(اے پیغمبر) جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث جدال کرتی
اور خدا سے شکایت (رنج و ملال) کرتی تھی خدا نے اس کی التجا سن لی اور
خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا دیکھتا ہے ﴿۱﴾
جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ اُن کی
مائیں نہیں (ہو جاتیں) اُن کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے
وہ پیدا ہوئے۔ بےشک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے
ہیں۔ اور خدا بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے ﴿۲﴾
اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے
رجوع کر لیں تو (اُن کو) ہم بستر ہونے سے پہلے ایک غلام
آزاد کرنا (ضرور) ہے۔ (مومنو) اس (حکم) سے تم کو نصیحت
کی جاتی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے ﴿۳﴾
جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے
کے روزے رکھے۔ جس کو اس کا بھی مقدور نہ ہو (اُسے) ساٹھ
محتاجوں کو کھانا کھلانا (چاہیئے)۔ یہ (حکم) اس لئے (ہے) کہ
تم خدا اور رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور یہ خدا کی حدیں ہیں۔

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Allah hath heard the saying of her that disputeth with thee (Muhammad) concerning her husband, and complaineth unto Allah. And Allah heareth your colloquy. Lo! Allah is Hearer, Knower.

2. Such of you as put away your wives (by saying they are as their mothers)—They are not their mothers, none are their mothers except those who gave them birth—they indeed utter an ill word and a lie. And lo! Allah is Forgiving, Merciful.

3. Those who put away their wives (by saying they are as their mothers) and afterward would go back on that which they have said, (the penalty) in that case (is) the freeing of a slave before they touch one another. Unto this ye are exhorted; and Allah is informed of what ye do.

4. And he who findeth not (the wherewithal), let him fast for two successive months before they touch one another; and for him who is unable to do so (the penance is) the feeding of sixty needy ones. This, that ye may put trust in Allah and His messenger. Such are the limits (imposed by Allah); and for disbelievers

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا
كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾
يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ
اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
ع شَهِيْدٌ ﴿۶﴾

اور نہ ماننے والوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے ﴿۴﴾
جو لوگ خدا اور اُس کے رسُول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (اسی طرح)
ذلیل کئے جائینگے جسطرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کئے گئے تھے اور ہم نے صاف
اور صریح آیتیں نازل کر دی ہیں جو نہیں مانتے انکو ذلت کا عذاب ہوگا ﴿۵﴾
جس دن خدا اُن سب کو جِلا اُٹھائے گا تو جو کام وہ کرتے
رہے اُن کو جتائے گا۔ خدا کو وہ سب (کام) یاد ہیں اور یہ
اُن کو بھول گئے ہیں۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿۶﴾

is a painful doom.

5. Those who oppose Allah and His messenger will be abased even as those before them were abased; and We have sent down clear tokens and for disbelievers is a shameful doom.

6. On the Day when Allah will raise them all together and inform them of what they did. Allah hath kept account of it while they forgot it. And Allah is Witness over all things.

اسرار و معارف

مجادلہ کا معنی ایسا اصرار ہے جو انکار کر دینے کے بعد بھی جاری رہے۔ ایک صحابی حضرت اوس بن الصامت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی خولہ سے کہہ دیا کہ "اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ"۔ یعنی تو میرے لیے میری ماں جیسی ہے اور یہ عہد جاہلیت میں طلاق سے شدید متصور ہوتا تھا کہ طلاق کے بعد رجعت وغیرہ کی صورت تھی مگر اس میں واپسی کی کوئی صورت نہ تھی۔ وہ خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت لائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اس بارے میں کوئی حکم نہیں اس نے اصرار کیا اور شکایت کی کہ کیا میرے بارے وحی بھی خاموش ہے جبکہ ہر کام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے تو ربِّ جلیل نے ان کے بارے وحی نازل فرما دی اور زمانہ جاہلیت کی اس رسم کا رد فرمایا کہ یہ جھوٹ بھی ہے اور گناہ بھی لہٰذا اگر علیحدگی مقصود ہو تو طلاق کا درست طریقہ اختیار کیا جائے چنانچہ ارشاد ہوا کہ ربِّ جلیل نے اس خاتون کی فریاد سُن لی یعنی ان کی شکایت پر اس رسمِ بد کی اصلاح فرما دی جس بارے میں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصرار کر رہی تھی اپنے خاوند کے بارے اور اپنے حال کے مطابق اِصلاح کی تمنّا رکھتی تھی کہ ربِّ کریم ہی سب کی فریادیں سُننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے۔

ظہار کا حکم

جو لوگ بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں بیٹی یا بہن وغیرہ محرمات سے تشبیہ دے کر الگ ہونا چاہتے ہیں) تو وہ سُن لیں کہ ایسا کہنے سے بیویاں ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں بلکہ ماں تو وہی ہوتی ہے جس سے یہ کہنے والا پیدا ہُوا تھا۔ ہاں ان کا یہ کہنا بہت ہی معیوب بات ہے اور بہت بڑا

جھوٹ بھی ہے انہیں یقیناً اس بات سے توبہ کر کے اللہ سے مغفرت طلب کرنا چاہیئے کہ وہ معاف کرنے والا اور خطاکاروں کو بخش دینے والا ہے۔

اختلاط کے لیے شرط

اب دُوسری صُورت کہ اس آدمی نے بیوی سے علیحدگی اختیار کی مگر پھر ندامت ہُوئی ظہار سے توبہ کرلی اب پھر سے میاں بیوی کا تعلق چاہتا ہے تو اس کی خاطر ایک غلام مرد یا عورت آزاد کرے تب اختلاط کرنا جائز ہوگا اگر اس کی قدرت نہیں تو پھر ساٹھ روزے رکھے اگر دو ماہ روزے بھی نہیں رکھ سکتا کہ بڑھاپا یا بیماری وغیرہ ہے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے (ساٹھ مساکین کو بیک وقت کھانا دینا بھی درست ہے اور کھانے کی قیمت تقسیم کرنا بھی درست، تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے) یہ سزا اس لئے ہے کہ تمہیں نصیحت ہو اور ایسی فضول حرکت نہ کرو اور یہ یاد رکھو کہ اللہ کریم کو تمہارے کاموں کی خبر ہوتی ہے یعنی کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت یہ دیکھ لیا کرو کہ اللہ بھی دیکھ رہے ہیں اور ہمارے حال سے باخبر ہیں۔ اور اس کا یہ فائدہ بھی ہے کہ تمہارا ایمان اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے مضبوط ہو کہ یہ حدود اللہ کی مقرر کردہ ہیں اور کفار جو ان کی پرواہ نہیں کرتے انہیں بہت دردناک عذاب ہوگا۔

حدودِ شرعی محض سزا نہیں

یہاں سے یہ بات بھی حاصل ہوئی کہ حدود شرعی اور اسلامی سزاؤں کا مقصد صرف تنبیہ اور اصلاح احوال ہی نہیں بلکہ ان کو ایمان کی زیادتی میں بھی دخل ہے کہ مومن جب اپنی خطا پر سزا پا کر پاک ہوتا ہے تو اس کی کیفیت ایمانی میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ جو معاشرے کی اصلاح سے بھی کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ کہنے والے ذرا غور کریں۔

مخالفتِ رسُولﷺ کا نتیجہ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسُول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں انکی آخرت تو تباہ ہوتی ہی ہے جس کام میں یا جس اصول میں دنیاوی امور میں مخالفت کرتے ہیں اسی میں ذلیل ہو جاتے ہیں۔ یہ بات ان سے پہلے لوگوں کے حالات سے بھی واضح ہے کہ وہ کس طرح ذلیل ہوئے اور آج کی مغربی دنیا کے حالات بھی اس پر گواہ ہیں کہ معاشرتی نظام میں مرد و عورت کے تعلق کے باب میں انہوں نے مخالفت کی دونوں امور میں سخت ذلیل ہو رہے ہیں یہ سب تو دنیا میں ہے کفار کے لیے تو آخرت میں بھی ذلت کا عذاب ہے کہ آخر ایک دن سب انسانوں کو یکبارگی جمع فرمائے گا اور لوگوں کو ان

کے اعمال کی خبر دے گا حالانکہ بہت سے جرائم لوگوں نے بھلا دیئے ہوں گے یا انہیں کوئی اہمیت نہ دی ہوگی
جبکہ اللہ کے پاس تو وہ سب لکھے ہوئے اور محفوظ ہیں لہٰذا سب پر حساب لیا جائے گا اور عذاب ہوگا۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۷ تا ۱۳ — قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ۲۸ / ۲

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ
اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ
وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ
اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ؗ وَاِذَا
جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ
وَيَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ
بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ
فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۸
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا
تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹
اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰

کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
خدا کو سب معلوم ہے۔ (کسی جگہ) تین (شخصوں) کا (مجمع اور) کانوں میں
صلاح ومشورہ نہیں ہوتا مگر وہ اُنمیں چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کا مگر
وہ اُنمیں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ مگر وہ اُنکے ساتھ ہوتا ہے خواہ
وہ کہیں ہوں۔ پھر جو جو کام یہ کرتے رہے ہیں قیامت کے دن وہ (ایک
ایک) ان کو بتائے گا۔ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے ۝۷
کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے
منع کیا گیا تھا۔ پھر جس (کام) سے منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگے
اور یہ تو گناہ اور ظلم اور رسولِ (خدا) کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔
اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جس (کلمے) سے خدا نے تمکو دعا نہیں دی اس سے
تمہیں دعا دیتے ہیں۔ اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو
کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اسکی سزا کیوں نہیں دیتا۔ (اے پیغمبر) انکو
دوزخ (ہی کی سزا) کافی ہے۔ یہ اسی میں داخل ہونگے اور وہ بُری جگہ ہے ۝۸
مومنو! جب تم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی
اور پیغمبر کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا بلکہ نیکوکاری اور
پرہیزگاری کی باتیں کرنا۔ اور خدا سے جس کے سامنے جمع
کئے جاؤ گے ڈرتے رہنا ۝۹
(کافروں کی) سرگوشیاں تو شیطان (کی حرکات)
سے ہیں (جو) اس لئے (کی جاتی ہیں) کہ مومن (ان سے)
غمناک ہوں مگر خدا کے حکم کے سوا ان سے انہیں کچھ نقصان
نہیں پہنچ سکتا۔ تو مومنوں کو چاہیے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں ۝۱۰

7. Hast thou not seen that Allah knoweth all that is in the heavens and all that is in the earth? There is no secret conference of three but He is their fourth, nor of five but He is their sixth, nor of less than that or more but he is with them wheresoever they may be; and afterward, on the Day of Resurrection, He will inform them of what they did. Lo! Allah is Knower of all things.

8. Hast thou not observed those who were forbidden conspiracy and afterward returned to that which they had been forbidden, and (now) conspire together for crime and wrongdoing and disobedience toward the messenger? And when they come unto thee they greet thee with a greeting wherewith Allah greeteth thee not, and say within themselves: Why should Allah punish us for what we say? Hell will suffice them; they will feel the heat thereof—a hapless journey's end!

9. O ye who believe! When ye conspire together, conspire not together for crime and wrongdoing and disobedience toward the messenger, but conspire together for righteousness and piety, and keep your duty toward Allah, unto Whom ye will be gathered.

10. Lo! Conspiracy is only of the devil, that he may vex those who believe; but he can harm them not at all unless by Allah's leave. In Allah let believers put their trust.

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا
فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ
وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١﴾
يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ
فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ
ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾
ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ع

مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر
بیٹھو تو کھل بیٹھا کرو خدا تم کو کشادگی بخشے گا۔ اور
جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو
جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے
خدا ان کے درجے بلند کریگا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (۱۱)
مومنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے
سے پہلے مساکین کو کچھ خیرات دے دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے
بہت بہتر اور پاکیزگی کی بات ہے۔ اور اگر خیرات تم کو میسر
نہ آئے تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۲)
کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے
خیرات دیا کرو، ڈر گئے؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور
خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو
اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو۔ اور جو
کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (۱۳)

11. O ye who believe! When it is said, Make room in assemblies, then make room; Allah will make way for you (hereafter). And when it is said, Come up higher, go up higher; Allah will exalt those who believe among you, and those who have knowledge, to high ranks. Allah is Informed of what ye do.

12. O ye who believe! When ye hold conference with the messenger, offer an alms before your conference. That is better and purer for you. But if ye cannot find (the wherewithal) then lo! Allah is Forgiving, Merciful.

13. Fear ye to offer alms before your conference? Then, when ye do it not and Allah hath forgiven you, establish worship and pay the poor-due and obey Allah and His messenger. And Allah is Aware of what ye do.

اسرار و معارف

مخالفتِ رسولؐ کا ایک اور انداز

نیز مخالفت کی مختلف صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش سوچی جائے یہ عمل سب سے پہلے یہود نے اس وقت شروع کیا جب مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ صلح کر چکے تھے اور علانیہ مخالفت نہیں کر سکتے تھے اس پر ارشاد ہوا کہ آپ ﷺ تو خوب جانتے ہیں اور سب کو بھی جان لینا چاہیے کہ زمین و آسماں میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ سب اللہ کے علم میں ہے۔ اگر کوئی خفیہ سازش بھی کرتا ہے تو اگر ایسے لوگ تین ہوں تو چوتھا اللہ کریم بھی تو سُن رہا ہے یا پانچ ہوں یا اس سے کم یا زیادہ ہر حال میں اللہ کریم ذاتی طور پر سب جانتا ہے اور ہر جگہ ہر ایک کے ساتھ موجود ہے۔ خواہ وہ کسی بھی جگہ پر ہو اور ان کی ان باتوں

کا خواہ دُنیا میں کوئی نقصان نہ بھی ہو کہ صرف مشورے کرتے رہ گئے اور مسلمانوں کا اور ان کی وساطت سے رسول اللہ ﷺ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے تو بھی آخرت کی گرفت سے تو نہ بچ سکیں گے بلکہ وقتِ حساب اللہ اس بات پر ان سے محاسبہ فرمائیں گے اس لیے کہ اللہ ہر شئے سے خوب واقف ہے۔

کفار کا یہ عمل مسلمانوں کے خلاف تا حال موجود ہے مگر مسلمان کو اس سے خوفزدہ نہ ہونا چاہیئے کہ اللہ کریم اس کے ساتھ ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اس طرح کی سرگوشیوں سے ان لوگوں کو منع بھی فرمایا مگر باز نہ آتے تھے بلکہ گستاخی میں بڑھ گئے اور خود بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرتے تو وہ طریقہ اختیار نہ کرتے جو اللہ نے بتایا ہے بلکہ گستاخانہ انداز خفیہ طریقے سے کہہ دیتے جیسے السّلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہتے جبکہ سام کا معنیٰ موت کا ہے اور اس طرح کہتے کہ سمجھ نہ آئے جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام جانتے تھے۔

حُسنِ کلام کا انداز

ایک بار حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا نے سُن لیا اور سخت ناراض ہو کر فرمایا اَلسَّامُ علیکمْ وَلعنکُمُ اللہ وغَضِبَ علیکم، کہ تم پر موت آئے اللہ کی لعنت ہو اور غضب تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ نرمی اختیار کریں تو انہوں نے عرض کیا آپ ﷺ نے سُنا نہیں وہ کیا کہتے ہیں فرمایا سُنا بھی اور جواب بھی دیا کہ "علیکم" یعنی تم پر بھی۔ اب ظاہر ان کی دُعا تو اثر نہ کریگی اور رسول اللہ ﷺ کی دُعا خالی نہ جائے گی۔

حقیقی موت

جس کے نتیجے میں ان کی حقیقی موت واقع ہو گئی یعنی انہیں ایمان نصیب نہ ہوا اور کفر یا منافقت کی حالت میں موت آئی کہ یہ انداز منافقین نے بھی اپنا لیا تھا اور وہ بے وقوف آپس میں اس پر خوش ہوتے کہ ہم نے اس قدر گستاخی کی مگر ہم پر کوئی عذاب نہیں آیا حالانکہ مادی عذاب کی نسبت یہ روحانی موت بہت بڑا عذاب ہے کہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جس میں یقیناً داخل ہوں گے اور بہت ہی بُری جگہ ہے وہاں تو دکھوں کی حد نہیں مگر ان دکھوں کا سایہ دنیا کی زندگی سے بھی چین چھین لیتا ہے۔

مُسلمان کو کافروں کی ادائیں نہیں اپنانا چاہئیں

آگے مسلمانوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی تم بھی خفیہ مشورے یا سرگوشی میں باتیں کرنا شروع نہ کر دو ہاں اگر کوئی رازداری کی بات اور ضرور کسی سے سرگوشی میں کرنا مقصود ہو تو کوئی

گناہ کی بات ہرگز نہ کرو۔ کسی زیادتی کی بات مت سوچو اور کوئی ایسی بات نہ ہو جس میں آپ ﷺ کی نافرمانی ہو۔ ہاں نیکی کی بات ہو ظلم کو روکنے کا مشورہ ہو دین اور پرہیزگاری کی بات ہو تو ضرور کرو اور عظمتِ الٰہیہ کو دھیان میں رکھو کہ آخر اس کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔

مسلمانوں کے خلاف سازش کیسے مؤثر ہوتی ہے

یہ کانا پھوسی اور خفیہ سازشیں شیطان کے کام ہیں جن سے وہ مسلمانوں کو پریشان کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا کہ وہ اللہ کے اطاعت گزار بندے ہیں ہاں اگر اللہ ہی کو ناراض کر دیں اور وہ ان پر مصیبت لانا چاہے تو پھر یہ سازشیں انہیں نقصان پہنچاتی ہیں لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ اطاعتِ الٰہی کریں اور اسی کی مدد پر بھروسہ کریں۔

ترقی کا راز

ایک دوسرے سے چھپانے والی بات کیا ہے مل کر بیٹھا کرو اور اجتماعی مفاد کی بات کیا کرو اور اگر لوگ زیادہ آجائیں تو ان کو جگہ دو یا اگر آنے والوں کی بات ضروری ہو تو جو فارغ ہو چکے ہوں وہ اُٹھ جاؤ یا میر مجلس ہی فرمادیں کہ اب مجلس برخاست کر دیا کچھ لوگوں کو جانے کا کہہ دیں تو ضرور اُٹھ جاؤ کہ اس سے نہ صرف انتظامی امور میں فائدہ ہو گا بلکہ اللہ کریم تمہارے درجات بلند فرمائیں گے کہ ایمان وعلم میں ترقی نصیب ہو گی کہ وہ تمہارے ہر عمل پر نگاہ رکھتا ہے گویا ایمان وعمل کی ترقی کی شاندار صورت یہ ہے کہ مسلم معاشرے کے انتظامی امور کو درست کرنے میں مدد کی جائے۔

اگر کسی کو نبی ﷺ سے الگ بات کرنے کا وقت لینا ہو تو پہلے حسبِ توفیق صدقہ کرے کہ یہی طریق کار تمہارے لیے بہتر اور عمدہ ہے ہاں اگر کسی کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو تو اللہ کریم معاف کرنے والے ہیں۔ لوگ نادانی کے سبب اور یہود ومنافقین پریشان کرنے کے لیے آپ ﷺ سے وقت لے کر لمبی بات کرتے تو صدقہ کرنے کا حکم آگیا۔ اب ظاہر ہے مومنین کو تنبیہ ہی کافی تھی اور کفار ومنافقین صدقہ پر مال کیوں خرچ کرتے لہٰذا

شیخ کا وقت اور اسکی قدر وقیمت

وہ بھی رُک گئے تو حاصل ہوا کہ شیخ کے وقت کی بھی قدر کی جانی چاہیے اور بات کو لمبا کر کے وقت ضائع نہ کیا جائے بلکہ مقصد کی اور ضروری بات مختصراً کی جائے۔

حضرت علیؓ کا قول: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیۂ مبارکہ پر صرف میں نے عمل کیا کہ صدقہ کر کے آپ ﷺ سے وقت لیا پھر اس کا حکم منسوخ ہو گیا لہٰذا اور کسی کو اس پر عمل کرنے کی نوبت نہ آئی۔

اِسلام زِندگی آسان بناتا ہے

اس حکم سے مسلمانوں کو تنگی محسوس ہوئی کہ کچھ پاس نہ ہوتا شرمندہ ہوتے یا صدقہ دینے سے معاشی تنگی کا سامنا کرنا پڑتا تو مقصد چونکہ تنبیہ اور کفار و منافقین کو روکنا تھا وہ حاصل ہو گیا تو اس کا حکم منسوخ فرما دیا کہ اسلام زندگی کو آسان بناتا ہے اس کے لیے مشکلات پیدا نہیں فرماتا۔ لہٰذا اگر تمہیں ہر بار گزارشات پیش کرنے کے لیے صدقہ کرنے کے حکم سے مشکل پیش آئی ہے اور تم نہ کر سکنے کے سبب پریشان ہو تو اللہ اس حکم کو منسوخ فرماتا ہے اور تمہیں آپ ﷺ کی بارگاہِ عالی کے آداب کا خیال رکھتے ہُوئے بات کرنے کی اجازت ہے نیز یہ خیال بھی رکھو کہ عبادات بھی پوری خوش اسلوبی سے ہوں اور زندگی کے تمام اموریں اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت اختیار کرو یعنی اگر اس ایک بات پر دو عالم کے نفع و نقصان کا مدار ہے تو جان لو کہ فرائض عبادات اور معاشرے کے امور انتظامی کی اہمیت کیا ہو گی لہٰذا پورے خلوص کے ساتھ دونوں امور سرانجام دو اللہ اس کے خوبصورت نتائج عطا فرمائیں گے کہ وہ تمہارے ہر کام سے آگاہ ہیں۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۱۴ تا ۲۲

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ۲۸/۳

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ
سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾
اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسوں سے دوستی
کرتے ہیں جن پر خدا کا غضب ہوا۔ وہ نہ تم میں ہیں نہ اُن میں۔
اور جان بُوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں ﴿۱۴﴾
خدا نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہ جو کچھ
کرتے ہیں یقیناً بُرا ہے ﴿۱۵﴾
اُنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا اور (لوگوں کو) خدا
کے رستے سے روک دیا ہے سو اُن کیلئے ذلت کا عذاب ہے ﴿۱۶﴾
خدا کے (عذاب کے) سامنے نہ تو اُن کا مال ہی کچھ کام آئیگا
اور نہ اولاد ہی (کچھ فائدہ دے گی)۔ یہ لوگ اہلِ دوزخ ہیں۔
اس میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے ﴿۱۷﴾

14. Hast thou not seen those who take for friends a folk with whom Allah is wroth? They are neither of you nor of them, and they swear a false oath knowingly.

15. Allah hath prepared for them a dreadful doom. Evil indeed is that which they are wont to do.

16. They make a shelter of their oaths and turn (men) from the way of Allah; so theirs will be a shameful doom.

17. Their wealth and their children will avail them naught against Allah. Such are rightful owners of the Fire; they will abide therein.

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ
كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾
اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ
اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ
حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ
اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾
كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۳

جس دن خدا اُن سب کو جلا اُٹھائے گا تو جس طرح تمہارے
سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اسی طرح) خدا کے سامنے قسمیں کھائیں گے اور
خیال کریں گے کہ (ایسا کرنے سے) کام لے نکلے ہیں۔ دیکھو جھوٹے (اور برسرِ غلط) ہیں ﴿۱۸﴾
شیطان نے اُن کو قابو میں کر لیا ہے اور خدا کی یاد اُن کو
بھلا دی ہے۔ یہ (جماعت) شیطان کا لشکر ہے۔ اور
سُن رکھو کہ شیطان کا لشکر نقصان اُٹھانے والا ہے ﴿۱۹﴾
جو لوگ خدا اور اُس کے رسُول کی مخالفت کرتے ہیں
وہ نہایت ذلیل ہوں گے ﴿۲۰﴾
خدا کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے
بے شک خدا زورآور (اور) زبردست ہے ﴿۲۱﴾
جو لوگ خدا پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم اُن کو خدا
اور اُسکے رسُول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔
خواہ وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں۔
یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح)
تحریر کر دیا ہے اور فیضِ غیبی سے اُن کی مدد کی ہے۔ اور وہ اُنکو بہشتوں
میں جنکے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کریگا ہمیشہ اُنمیں رہیں گے۔
خدا اُنسے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہی گروہ خدا کا لشکر ہے۔
(اور) سُن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مُراد حاصل کرنے والا ہے ﴿۲۲﴾

18. On the Day when Allah will raise them all together, then will they swear unto Him as they (now) swear unto you, and they will fancy that they have some standing. Lo! is it not they who are the liars?
19. The devil hath engrossed them and so hath caused them to forget remembrance of Allah. They are the devil's party. Lo! is it not the devil's party who will be the losers?
20. Lo those who oppose Allah and His messenger, they will be among the lowest.
21. Allah hath decreed: Lo! I verily shall conquer, I and My messengers. Lo! Allah is Strong, Almighty.
22. Thou wilt not find folk who believe in Allah and the Last Day loving those who oppose Allah and His messenger, even though they be their fathers or their sons or their brethren or their clan. As for such, He hath written faith upon their hearts and hath strengthened them with a Spirit from Him, and He will bring them into Gardens underneath which rivers flow, wherein they will abide. Allah is well pleased with them, and they are well pleased with Him. They are Allah's party. Lo! is it not Allah's party who are the successful?

اسرار و معارف

نفاق کی ایک خطرناک صورت آج کے مُسلم حکمران جسکے عمومی شکار ہیں اِعاذنا اللہ مِنہا

آپ ﷺ ایسے لوگوں سے واقف ہیں جنہوں نے ان اقوام کو دوست بنا رکھا ہے جن سے اللہ سخت
ناراض ہیں۔ یہ ایسے بدنصیب ہیں کہ مسلمان کہلانے کے باوجود یہ مسلمانوں میں سے نہیں ہیں کہ ان کے مفاد کے

خلاف کام کرتے ہیں اور کافر انہیں اپنا نہیں سمجھتے بلکہ مسلمان جانتے ہیں لہٰذا یہ نہ اِدھر کے ہیں اور نہ اُدھر کے اور یہ بات خود ان کو بھی پتہ ہے مگر جھوٹی قسمیں کھائے جاتے ہیں کہ ہم یہ مسلمانوں کے بھلے کی خاطر کر رہے ہیں۔

کفّار سے معاہدہ

عموماً ہمارے حکمران عہدِ نبویؐ اور عہد خلافتِ راشدہ کا حوالہ دے کر یہود اور کفار سے معاہدوں کی بات کرتے ہیں مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ ان معاہدوں کی دوستی اسلام اور مسلمانوں سے تھی اور ان کی بہتری مقصود تھی۔ ایسا آج بھی نہ صرف جائز ہے بلکہ کمال ہے مگر ایسے معاہدے جن میں مسلمانوں کا نقصان اور کفار کا فائدہ ہو یہ کفار سے دوستی ہے اور ایسا کرنے والا خود مسلمان نہیں رہتا۔ بلکہ ارشاد ہوتا ہے ایسے لوگوں کے لیے اللہ نے شدید عذاب تیار کر رکھا ہے کہ یہ بہت ہی بُرا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے مسلمان ہونے کو ڈھال بنا لیا ہے حالانکہ یہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا سبب ہیں۔ اُس عہد کے منافقین بھی یہی کوشش کرتے تھے کہ مسلمان عملاً اسلام سے دُور ہوتے جائیں اور آج کے کفار کے ساتھ مل کر نام نہاد مسلمان وہی کام کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کو نظامِ اسلام کی برکات سے محروم کر رکھا ہے جو عملاً اسلام کا راستہ روکنے کا عمل ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے بہت ہی ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ ایسے لوگوں کو نہ اولاد کام آئے گی اور نہ ان کا وہ مال جو انہوں نے لُوٹ لُوٹ کر خزانے بھر رکھے ہیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے گا بلکہ انہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا جہاں یہ ہمیشہ پڑے سڑتے رہیں گے۔

قیامت کو یہ حال ہو گا کہ جب اللہ سب کو جمع کرے گا تو یہ اپنی سچائی پر ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے آج مسلمانوں کے رُوبرُو کھاتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ اس طرح ان کی بات میں دم ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ سخت جھوٹے ہیں ایسے کہ خود سے بھی جھوٹ بول رہے ہیں۔

ان پر شیطان غالب آگیا تھا۔ انہوں نے اس کی باتیں مان لیں اور اس نے ان کے دلوں سے اللہ کی محبت ختم کر دی کہ ان سے اللہ کی یاد ہی چھین لی اور وہ اللہ کا ذکر ہی بھول گئے یہی لوگ شیطان کی فوج ہیں جو ساری زندگی شیطنت کے غلبہ کے لیے لڑتے ہیں مگر حق یہ ہے کہ شیطان کی فوج ہمیشہ خسارے میں رہتی ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہاں بھی وقتی غلبے کے بعد شکست ان کا مقدّر ہے۔

دُنیا میں سب سے بڑے ناقدر شناس لوگ

کفار نے بھی انکار کر کے رسول اللہ ﷺ کی قدر نہ پہچانی مگر یہ لوگ جو مسلمان کہلانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسُولؐ کے حکم کے خلاف کام کرتے ہیں یہ سخت ناقدرے ہیں اور ذلیل ترین لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ "میں غالب رہوں گا اور میرے رسُول" اور وہ زبردست قوت والا ہے۔ وہی ہوگا جو وہ چاہے گا۔ لہٰذا ذلت ان کا مقدر ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

ایک اصولی بات

اصولی بات یہ ہے کہ اے مخاطب تو ایسے لوگوں کو جن کا اللہ ج پر ایمان ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں کبھی کفار کو دوست نہیں پائے گا کہ وہ اللہ ج اور اس کے رسُول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں اس میں خواہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی اور رشتہ دار بھی ہوں تب بھی ان سے دوستی

قلب مومن

نہیں کرتے اس لیے کہ اللہ نے ان کے دِلوں میں ایمان لکھ دیا ہے یعنی ثبت کر دیا ہے اور ان کے دلوں کو اپنی تجلیات سے قوت دی ہے۔

ایک ضروری وضاحت

کفار کے ساتھ حسنِ سلوک، ہمدردی یا تجارتی واقتصادی امور میں یا سیاسی معاملات میں سمجھوتہ آپ ﷺ سے اور خلفائے راشدین سے ثابت ہے اور درست ہے مگر ان سب میں بنیادی شرط ہے کہ ایسے سمجھوتے مسلمانوں کے لیے اسلام پر عمل کی راہ میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ہوں نہ کہ مسلمانوں سے کفار کی پیروی کرانے لگیں۔

مسئلہ

حضرات فقہائے کرام نے بدعمل اور بدکردار مسلمانوں سے بھی اسی عمل کا حکم دیا ہے کہ کام کاج کی ضرورت کے علاوہ دِلی دوستی نہ کی جائے اور رسُول اللہ ﷺ دُعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ کسی فاجر کا احسان مجھ پر نہ ہو۔ لہٰذا یہی روشن قلوب لوگ اور عملی زندگی میں پل پل اسلام پر چلنے والے ہی وہ خوش نصیب ہیں جن کو اللہ جنت میں داخل فرمائیں گے جہاں نہریں باغوں کے تابع ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سب سے بڑا انعام کہ اللہ ان سے راضی ہوگا اور اتنا عطا کرے گا کہ وہ اللہ سے راضی اور بہت خوش ہوں گے۔ ہاں یہ لوگ اللہ کی فوج ہیں اور اللہ کی فوج ہمیشہ کامیاب ہونے والی ہے۔ یہی اپنی مراد کو پاتے ہیں۔

دو قومی نظریہ

کتاب اللہ نے واضح فرما دیا کہ اِنسان بنیادی طور پر دو قوموں میں تقسیم ہے اللہ کی فوج یا اللہ والے

اور شیطان کی فوج یا شیطان والے۔ اللہ والے وہ ہیں جن کا عقیدہ درست دِل روشن اور اسلامی احکام و نظامِ حیات پر عمل کرتے ہیں اور شیطان کے ساتھی وہ ہیں جن کا دِل ایمان سے خالی ہے اور نظامِ حیات میں اسلام کی پیروی نہیں کرتے۔